بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سکّہ جات شاہان اودھ[1]

شاہان اودھ کی تاریخ اس زمانہ سے شروع ہوتی ہے جبکہ **سلطنت مغلیہ** کی حالت روبانحطاط تھی اور شمالی ہندوستان میں **ایسٹ انڈیا کمپنی** کے عہدہ دار اپنی قوت واقتدار کے بڑہانے میں مصروف تھے۔ ایسے پُرآشوب زمانہ میں دربار دہلی کے ایک امیر نے جس کا نام محمّد امین سعادت خاں تھا اودھ کی حکومت کا سنگ بنیاد رکھا جس کے جانشین قریبًا ستّو سال تک مغل بادشاہوں کے برائے نام ماتحت رہے۔ اس کے بعد ان لوگوں نے اطاعت سے انحراف کرکے خودمختارانہ حکومت شروع کی۔

محمّد امین سعادت خاں حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی اولاد سے تھے۔ نیشاپور ان کا وطن تھا۔ ترک وطن کرکے شاہ عالم بہادر کے زمانہ میں ہندوستان میں آئے۔ دربار مغلیہ میں ملازم ہوگئے۔ مراج

[1] پروفیسر ٹرڈن نے نومسماٹک سپلی منٹ نمبر ۸ میں سکہ جات شاہانِ اودھ کے متعلق ایک مبسوط مضمون لکھا ہے، اُس سے ہمارا یہ مضمون ماخوذ ہے۔ چند باتیں ہم نے دوسری کتابوں سے بھی نقل کی ہیں جن کے نام دوران مضمون میں لکھدیے ہیں۔ ۱۲

میں روز بروز ترقی ہوتی گئی یہاں تک کہ محمد شاہ کا زمانہ آیا اور اس نے سنہ ۱۱۳۰ھ (سنہ ۱۷۲۷ء) میں انہیں اودھ کا صوبہ دار مقرر کیا۔ محمد امین کے بعد سنہ ۱۱۵۱ھ م سنہ ۱۷۳۸ء میں ان کے داماد نواب صفدر جنگ کو اودہ کی حکومت ملی۔ سنہ ۱۱۶۰ھ م سنہ ۱۷۴۷ء میں احمد شاہ نے انہیں وزیر الممالک کا خطاب دیکر قلمدان وزارت عطا کیا۔ اس تاریخ سے صوبہ دار اودہ کی بجائے نواب وزیر اودہ ان کا لقب قرار پایا۔ صفدر جنگ کے بعد یکے بعد دیگرے شجاع الدولہ، آصف الدولہ، وزیر علی خاں، سعادت علی خاں مسند وزارت پر فائز ہوتے۔ ابتدائی زمانہ میں اودہ کا دار الحکومت فیض آباد تھا، جب آصف الدولہ کو حکومت ملی تو اونہوں نے لکھنو کو اپنا صدر مقام قرار دیا، لیکن ان کی والدہ جن کا نام بہو بیگم تھا فیض آباد ہی میں مقیم رہیں۔ اور اُن کی حیات تک فیض آباد کو پہلے کی سی رونق حاصل رہی اس کے بعد لکھنو کا دور شروع ہوا۔

سعادت علی خاں کے بعد غازی الدین حیدر سنہ ۱۲۲۹ھ م سنہ ۱۸۱۴ء کو مسند نشین ہوئے۔ پنڈاروں کی لڑائی کے بعد لارڈ مویرا نے ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۱۹ء کو لکھنو میں آکر غازی الدین حیدر سے ملاقات کی اور اونہیں تخت دہلی سے آزاد ہو کر خود مختار ہوتے اور بادشاہ اودہ کا لقب اختیار کرنے کے بعد اپنے نام سے سکہ جاری کرنے کا مشورہ دیا۔ اس واقعہ کے آٹھ ماہ بعد غازی الدین حیدر نے ۱۰ ذی الحجہ سنہ ۱۲۳۴ھ (۹ اکتوبر سنہ ۱۸۱۹ء) کو تاج شاہی پہنکر آزاد اور خود مختار بادشاہ ہونے کا اعلان کیا۔ غازی الدین کے جانشین نصیر الدین حیدر کے کوئی اولاد نہ تھی۔ جب ان کا انتقال ہوا تو جانشینی پر نزع برپا ہوئی۔ نصیر الدین کی ماں بادشاہ بیگم نے ایک لڑکے منا جان کو جسے اونہوں نے پوتا بنا کر پرورش کیا تھا تخت پر بٹھایا، لیکن انگریزوں نے اوسکی مخالفت کی۔ اور اُس کو معزول کر کے غازی الدین کے چھوٹے بھائی محمد علی کو تریسٹھ سال کی عمر میں بادشاہ بنایا۔ محمد علی شاہ کے بعد امجد علی شاہ اور واجد علی شاہ برسر حکومت ہوئے۔ ۵ رجادی الثانی سنہ ۱۲۷۲ھ م (۱۲ فروری سنہ ۱۸۵۶ء) میں واجد علی شاہ کو انگریزوں نے تاج و تخت سے معزول کر دیا۔ تو اونہوں نے لکھنو کو چھوڑ کر کلکتہ میں سکونت اختیار کی تاکہ اپنے معاملہ کے متعلق گورنر جنرل سے بالمشافہ گفتگو کریں۔ اگر وہاں نتیجہ نہ نکلے تو لندن جا کر ملکہ وکٹوریا کے دربار میں اپیل کیا جائے۔ اسی اثنا میں غدر شروع ہوا۔ جس طرح میرٹھ کے باغیوں نے دہلی میں آکر بہادر شاہ کو اپنا سرگروہ بنایا تھا اُسی طرح الہ آباد اور فیض آباد کے باغی لکھنو میں پہونچے۔ اور واجد علی شاہ کے دہ سالہ لڑکے برجیس قدر کو تخت پر بٹھایا۔ اور اُسکی ماں نواب حضرت محل سلطنت کی مختار کل بنی۔ کاروبار کی انجام دہی کے لئے جدید عہدہ دار مامور کئے،

سکہ بھی برجیس قدر کے نام سے مضروب ہوا چھ مہینے تک یہی کیفیت رہی، اس کے بعد انگریزی فوج کا لکھنؤ پر تسلط ہو گیا، برجیس قدر اور اوس کی ماں لکھنؤ سے بھاگ کر نیپال میں پناہ گیر ہوئے۔ ایک عرصہ کے بعد ملکہ وکٹوریا کی جوبلی میں برجیس قدر کا قصور معاف کیا گیا، تو کلکتہ میں واپس چلا آیا۔ لیکن یہاں آنے کے تھوڑی ہی مدت بعد اُس کا انتقال ہو گیا۔

دربار اودھ کی تاریخ اور اُس کی شان و شوکت کے تذکرے۔ ہندوستان کی حکومت اسلامیہ کے عہد آخرین کا ایک دلچسپ اور قابل مطالعہ حصہ ہے، لیکن اس مختصر مضمون میں اس قدر گنجایش نہیں ہے کہ اون کا اعادہ کیا جائے۔ جن حضرات کو اشتیاق ہو کتب ذیل کو ملاحظہ کریں۔

عماد السعادت۔ از محمد غلام علی خاں بریلوی۔ لکھنؤ ۱۸۶۴ء۔ بوستان اودھ۔ از راجہ درگا پرشاد۔ لکھنؤ ۱۳۱۰ھ۔ قیصر التواریخ۔ از کمال الدین حیدر، لکھنؤ ۱۸۸۰ء۔ تاریخ اودھ۔ از محمد نجم الغنی رام پوری۔ مراد آباد ۱۹۱۲ء۔ تاریخ اودھ موسوم بہ گلزار ہند از مسٹر اردین۔

The Garden of India, A Chapter on Oudh History and Affairs, London, 1880

سنین حکومت

صوبہ داران اودھ

(۱) محمد امین سعادت خاں برہان الملک

جلوس ۱۱۳۰ھ م ۱۷۱۷ء

وفات ۱۱۵۱ھ م ۱۷۳۸ء

(۲) محمد مقیم ابو المنصور خاں صفدر جنگ،

جلوس ۱۱۵۱ھ م ۱۷۳۸ء

وزرائے اودھ

(۱) صفدر جنگ، ابو المنصور خاں،

وزیر اودھ لقب قرار پایا - ۱۱۶۰ھ م ۱۷۴۷ء

وفات، محرم ۱۱۶۶ھ م اکتوبر ۱۷۵۲ء

(۲) جلال الدین شجاع الدولہ

جلوس محرم ۱۱۶۶ھ م اکتوبر ۱۷۵۲ء

وفات ۲۴ ذیقعدہ ۱۱۸۸ھ م ۲۷ جنوری ۱۷۷۵ء

(۳) محمد یحییٰ آصف الدولہ

جلوس ۲۶ ذیقعدہ ۱۱۸۸ھ م ۲۹ جنوری ۱۷۷۵ء

وفات ۲۸ ربیع الاول ۱۲۱۳ھ م ۱۰ ستمبر ۱۷۹۸ء

(۴) وزیر علی خاں

جلوس یکم ربیع الثانی ۱۲۱۳ھ م ۱۲ ستمبر ۱۷۹۸ء

معزولی ۱۴ شعبان ۱۲۱۳ھ م ۲۱ جنوری ۱۷۹۹ء

(۵) سعادت علی خاں، یمین الدولہ، ناظم الملک،

جلوس ۱۴ شعبان ۱۲۱۳ھ م ۲۱ جنوری ۱۷۹۹ء

وفات ۲۴ رجب ۱۲۲۹ھ م ۱۲ جولائی ۱۸۱۴ء

(۶) غازی الدین حیدر

جلوس ۲۶ رجب ۱۲۲۹ھ م ۱۴ جولائی ۱۸۱۴ء

شاہان اودھ

(۱) غازی الدین حیدر

سلطنت مغلیہ کی ماتحتی سے آزاد ہو کر خود مختارانہ حکومت شروع اور بادشاہ اودھ کا لقب اختیار کیا - ۱۸ ذی الحجہ ۱۲۳۴ھ مطابق ۹ اکتوبر ۱۸۱۹ء -

وفات[۱] ۲۷ ربیع الاول ۱۲۴۳ھ م ۱۸ اکتوبر ۱۸۲۷ء

---

[۱] بوستان اودھ - قیصر التواریخ، گلزار ہند، جامع التواریخ مؤلفہ مولوی فقیر محمد طبع لکھنؤ ۱۹۱۳ء سے عموماً تاریخہائے جلوس ووفات لی گئی ہیں - ۱۲

(۲) نصیر الدین حیدر

جلوس ۲۹ ربیع الاول ۱۲۴۳ھ م ۲۱ اکتوبر ۱۸۲۷ء

وفات ۴ ربیع الثانی ۱۲۵۳ھ م ۷ جولائی ۱۸۳۷ء

(۳) محمد علیشاہ بادشاہ

جلوس ۴ ربیع الثانی ۱۲۵۳ھ م ۸ جولائی ۱۸۳۷ء

وفات ۵ ربیع الثانی ۱۲۵۸ھ م ۱۷ مئی ۱۸۴۲ء

(۴) امجد علی شاہ بادشاہ

جلوس ۷ ربیع الثانی ۱۲۵۸ھ م ۱۹ مئی ۱۸۴۲ء

وفات ۲۶ صفر ۱۲۶۳ھ م ۱۳ فروری ۱۸۴۷ء

(۵) واجد علی شاہ بادشاہ

جلوس ۲۹ صفر ۱۲۶۳ھ م ۱۶ فروری ۱۸۴۷ء

انگریزوں نے تخت سے معزول کیا۔ ۵ جمادی الثانی ۱۲۷۲ھ م ۱۲ فروری ۱۸۵۶ء

برجیس قدر (شاہزادہ)

باغیوں نے بادشاہ بنایا۔ ۲۷ شوال ۱۲۷۳ھ م ۲۰ جون ۱۸۵۷ء

شجرۂ نسب

محمد نصیر

(۱) محمد امین سعادت خاں

(۲) صفدر جنگ = دختر

(۳) شجاع الدولہ

(۴) آصف الدولہ

(۵) وزیر علیخاں — (۶) سعادت علیخاں

(۶) سعادت علیخاں:
- (۱) غازی الدین حیدر
  - (۲) نصیر الدین حیدر
- (۳) محمد علیشاہ
  - (۴) امجد علیشاہ
    - (۵) واجد علیشاہ
      - برجیس قدر

اودھ کی مستقل حکومت ۱۸/ ذیحجہ ۱۲۳۴ھ م ۹/ اکتوبر ۱۸۱۹ء سے شروع ہوتی ہے۔ اس تاریخ سے شاہان اودھ نے اپنے نام سے سکے مضروب کرانے شروع کیے تھے۔ اس زمانہ سے قریباً سو برس پہلے اودھ کی حکومت صوبہ داری اور وزارت کے نام سے موسوم تھی۔ والیان اودھ تخت دہلی کے ماتحت سمجھے جاتے تھے اور دیگر ماتحت صوبہ جات کی طرح یہاں بھی مغلیہ مسکوکات کا رواج تھا۔ سعادت خاں جو خاندان اودھ کا مورث اعلیٰ ہے سنہ ۱۱۳۰ھ م ۱۷۱۸ء میں اودھ کا صوبہ دار مقرر ہوا تو اس نے اپنی حکومت کے ابتدائی پانچ سال تک لکھنؤ کے دارالضرب میں محمد شاہ، بادشاہ کے نام سے سکے مضروب کرائے جو پنجاب اور لکھنؤ کے عجائب خانوں میں موجود ہیں اور اُن پر حسب ذیل عبارت مسکوک ہے۔

روپیہ - سنہ ۱۱۳۳ھ م سنہ ۲ ج - سنہ ۱۱۳۵ھ م سنہ ۵ ج

محمد شاہ	مانوس
	میمنت
بادشاہ غازی	سنہ ۲ جلوس
سکہ	ضرب
مبارک ۱۱۳۳	لکھنؤ

سنہ ۱۱۳۵ھ (سنہ ۶) کے بعد شاہان اودھ کے سکہ جات کے مضروب ہونے تک بادشاہان مغل کا کوئی سکہ جس پر دارالضرب لکھنؤ کا نام ہو ابھی تک دستیاب نہیں ہوا۔ سعادت خاں اور اسکے جانشین صفدر جنگ نے جو سکے محمد شاہ کے اخیر زمانہ میں مضروب کراتے تھے اون پر دارالضرب کا نام اخترنگر اودھ ثبت ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ یہ سکے لکھنؤ اور فیض آباد میں تیار ہوتے ہیں۔

(۱) بزمانہ صوبہ داری نواب سعادت خاں:

روپیہ سنہ ۱۱۳۵ھ م سنہ ۵ ج - سنہ ۱۱۳۵ھ م سنہ ۶ ج - سنہ ۱۱۳۶ھ م سنہ ۷ ج - سنہ ۱۱۴۰ھ م سنہ ۱۰ ج - سنہ ۱۱۴۱ھ م سنہ ۱۱ ج - سنہ ۱۱۴۳ھ م سنہ ۱۲ ج -

محمد شاہ	اخترنگر اودھ
	ضرب
بادشاہ غازی	سنہ ۵ جلوس
س	میمنت
سکہ مبارک	مانوس

(۲) بزمانہ صوبہ داری نواب صفدر جنگ

روپیہ - ۱۱۵۸ھ سنہ ۲۷ ج

محمد شاہ بادشاہ غازی	اختر نگر اودھ
	ضرب
صاحب قران ثانی	جلوس میمنت مانوس
سکۂ مبارک	سنہ ۲۷

شجاع الدولہ اور آصف الدولہ نے اپنا دارالضرب بنارس میں قایم کیا تھا، اور سکے وہاں مضروب ہونے کے بعد اودھ میں رائج کئے جاتے تھے۔ یہ سکے عموماً عالمگیر ثانی اور شاہ عالم ثانی کے نام سے مضروب ہوئے ہیں۔ ان پر دارالضرب کا نام "محمد آباد بنارس" ثبت ہے رُخ دوم پر شاہان دہلی اور والیان اودھ دونوں کے سنین جلوس بھی کندہ ہیں۔ مسٹر نلس رائٹ، اور مسٹر واٹھیڈ نے مغلیہ سکہ جات کی جو فہرستیں تیار کی ہیں اون کے دیباچوں پر دارالضرب محمد آباد کا ذکر کرتے ہوئے ان سکوں کے بارے میں تفصیلی بحث کی ہے والیان اودھ نے زمانہ وزارت میں کوئی سکہ اپنے نام کا مضروب نہیں کرایا تھا تاہم مسٹر مارسڈن نے شجاع الدولہ کے ایک میڈل کا ذکر کیا ہے جو عالمگیر ثانی کے عہد حکومت میں ۱۱ صفر ۱۱۸۸ھ کو بمقام کھیڑہ مسکوک ہوا تھا۔ اس پر حسب ذیل عبارت ثبت ہے۔

رُخ اول۔ نواب

شجاع الدولہ وزیر اعظم ہند

یازدہم صفر روز شنبہ ۱۱۸۸ھ در آلہی کھیڑہ

روہیلہ ہارا زدہ وحافظ رحمت خاں

سردار روہیلہ کشتہ

شدہ

رُخ دوم۔ (معرکۂ اودھ) نیچے شمشیر، اوپر ذوالفقار، جن کے قبضہ کے پاس دونوں کیصورت صلیبی ہو جاتی ہے، اس کے اطراف میں حسب ذیل عبارت ہے۔

انا فتحنا فتحاً مبیناً یفرحون ہذا اسکان الہند،

سنہ ۱۱۸۸ (سنہ ۱۷۷۴ء) میں شجاع الدولہ نے سرکار کمپنی کے سپہ سالار جنرل چیمپیون کی شرکت سے روہیلوں کے ساتھ معرکہ آرائی کی تھی، جس میں ۱۱ صفر سنہ ۱۱۸۸ھ کو روہیلوں نے شکست کھائی، اور ان کا سردار حافظ رحمت خاں میدان جنگ میں مارا گیا۔ اسی واقعہ کی یادگار میں یہ میڈل بنایا گیا ہے حافظ رحمت خاں کے بیٹے سعادت یار خاں نے اس لڑائی کے حالات گلستان رحمت میں تفصیل کے ساتھ تحریر کیے ہیں۔

اس قسم کا ایک میڈل غازی الدین حیدر نے بھی اپنی تاج پوشی کی یادگار میں مضروب کرایا تھا جو شجاع الدولہ کے میڈل سے وزن اور پیمانہ میں دوگنا تھا۔ مسٹر ولیم ولسن نے اس کے متعلق ایک کار آمد نوٹ نومسماٹک کرانیکل جلد پنجم (صفحہ ۱۲۹) میں لکھا ہے۔

والیان اودھ کے زمانہ میں سلاطین مغلیہ کا آخری سکہ سنہ ۱۲۳۳ھ م سنہ ۱۸۱۸ء میں بمقام لکھنؤ مضروب ہوا تھا۔ اس کے رخ اول پر شاہ عالم بادشاہ ثانی کا نام اسی طرح کندہ تھا جیسا کہ اوس کے دیگر سکوں پر دیکھا جاتا ہے۔ لیکن رخ ثانی کی حالت مغلیہ سکوں کے خلاف تھی اس کے وسط میں حکومت اودھ کا معرکہ منقوش ہے اور اس کے اطراف حسب ذیل عبارت ثبت ہے،

سنہ جلوس میمنت مانوس، ضرب صوبہ اودھ دار الامارت لکھنؤ۔

۱۸ ذی الحجہ سنہ ۱۲۳۴ھ م (۹ اکتوبر سنہ ۱۸۱۹ء) کو غازی الدین حیدر نے تخت دہلی کی ماتحتی سے آزاد ہو کر اپنی خود مختارانہ حکومت شروع کی تو اوسی سال اپنے نام کا نیا سکہ مضروب کرایا۔ لیکن سنہ ۱۲۳۵ھ میں غازی الدین نے جو سکے مضروب کرائے ہیں ان پر سال جلوس "احد" ثبت ہے۔ ان دونوں سکوں کے سنین جلوس کو پیش نظر رکھا جاتے تو ظاہر ہوتا ہے کہ غازی الدین اپنے سالہائے جلوس کو شمار کرنے کے لئے سنہ ۱۲۳۴ کے دس یوم کو چھوڑ کر سنہ ۱۲۳۵ کی پہلی محرم سے اپنا پہلا سال جلوس شروع کیا ہے۔ اور سنہ ۱۲۳۴ کے سکہ پر جو سنہ جلوس ثبت ہے اوس سے وزارت کی تخت نشینی کا سنہ جلوس مراد ہے۔ کیونکہ ۲۲ رجب سنہ ۱۲۲۴ سے اس کی وزارت کے پانچویں سال جلوس کا آغاز ہوتا ہے

شاہان اودھ نے سلاطین مغلیہ کی تتبع کر کے اپنے سکوں پر بھی فارسی ابیات کندہ کرائے تھے۔ غازی الدین حیدر کے سکوں پر حسب ذیل بیت ثبت ہے۔

سکہ زد بر سیم و زر از فضل رب ذو المنن
غازی الدین حیدر عالی نسب شاہ زمن

رُخِ ثانی پر سنہ جلوس اور دار الضرب کا نام اس طرح لکھا ہوا ہے "سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب صوبہ اودہ دار الامارت لکھنؤ"، اس عبارت کے وسط میں سلطنت کا معرکہ بنا ہوا ہے۔ جلوس کے دوسرے سال اس عبارت میں خفیف سا تصرف کیا گیا۔ اور لکھنؤ کا لقب دار الامارت کے عوض "دار السلطنت" قرار پایا۔

نصیر الدین حیدر نے اپنے جلوس کے پہلے دو سال تک جو سکے مضروب کرائے ہیں اُن پر یہ بیت مندرج ہے۔

بدہر سکہ شاہی زدہ لطف اللہ
سپہر مرتبہ شاہجہاں سلیماں جاہ

جلوس کے تیسرے سال ۱۲۴۵ھ سے مندرجہ بالا بیت کی بجائے حسب ذیل بیت نقش ہونے لگا،

سکہ زد بر سیم و زر از فضل حق ظل الہ
نائب مہدی نصیر الدین حیدر بادشاہ

رُخِ دوم کا معرکہ اور عبارت وہی تھی جسے ۱۲۳۶ھ میں غازی الدین نے اپنے سکوں پر مسکوک کرایا تھا۔ لیکن جلوس کے ساتویں سال ۱۲۴۹ھ میں صرف معرکہ بدل دیا گیا اور سنہ جلوس اور دار الضرب کا نام اسکے اطراف دائرہ کی شکل میں نقش کیا جانے لگا،

محمد علیشاہ کے سکوں پر یہ بیت نقش ہے۔

بجود و کرم سکہ زد در جہاں
محمد علی بادشاہ زماں

جلوس کے پہلے چار سال تک ان سکوں پر دار الضرب کا نام اسطرح نقش ہوا کرتا تھا "ضرب صوبہ اودہ بیت السلطنت لکھنؤ"۔ ۱۲۵۶ھ سے اس میں تصرف ہوا اور صوبہ اودہ کی بجائے "ملک اودہ" دار الضرب کا لقب قرار پایا۔

امجد علیشاہ کے سکوں پر یہ بیت منقوش ہے۔

درجہاں زد سکہ شاہی بتائید الہ
ظل حق امجد علی شاہ زمن عالم پناہ

واجد علیشاہ کے سکوں کا بیت یہ ہے۔

سکہ زد بر سیم و زر از فضل تائید الہ

ظل حق واجد علی سلطان عالم بادشاہ

رخ ثانی پر دار الضرب کا نام دو طرح سے لکھا گیا ہے۔ جو سکے ۱۲۶۳ھ سے ۱۲۶۷ھ تک مضروب ہوئے ہیں ان کی عبارت یہ ہے "ضرب ملک اودھ بیت السلطنت لکھنؤ" ۱۲۶۷ھ کے بعد اس میں اسطرح ترمیم کی گئی یہ ضرب بیت السلطنت لکھنؤ ملک اودھ اختر نگر"

بوستان اودھ میں لکھا ہے کہ برجیس قدر کے نام سے جب سکہ مضروب ہوا تو اس پر یہ بیت کندہ کیا گیا تھا۔

سکہ زد بر سیم و زر چوں مہر و بدر　　بادشاہ جم حشم برجیس قدر

لیکن ابھی تک برجیس قدر کا کوئی سکہ دستیاب نہیں ہوا ہے۔

سونا چاندی، تانبا ان تینوں دھاتوں کے سکوں پر یہی ابیات اور عبارتیں مسکوک ہوا کرتی تھیں۔ سونے اور چاندی کے سکے وزن اور قیمت کی کمیت کے لحاظ سے حسب ذیل پانچ اقسام کے تھے

سونے کے سکے		چاندی کے سکے	
مہر	۱۶۶ گرین	روپیہ	۱۷۲ گرین
½ نیم حصہ	۸۲ گرین	½ نیم حصہ، ہشت آنہ	۸۶ گرین
¼ چہارم حصہ	۴۱ گرین	¼ چہارم حصہ، چار آنہ	۴۳ گرین
⅛ ہشتم حصہ	۲۰ گرین	⅛ ہشتم حصہ، دو آنہ	۲۱ گرین
1/16 شانزدہم حصہ	۱۰ گرین	1/16 شانزدہم حصہ، یک آنہ	۱۰ گرین

کم قیمت کے سکے نثار کہلاتے ہیں، نثار عموماً مہر یا روپیہ کے سانچوں پر مضروب کئے جاتے تھے۔ چونکہ انکا پیمانہ چھوٹا ہوتا تھا اسلئے سکہ کی پوری عبارت ان پر نمایاں نہیں ہوتی تھی، بلکہ ناقص طور پر چند الفاظ نقش ہو جاتے تھے۔ غازی الدین حیدر، نصیر الدین، اور واجد علیشاہ نے نثار کے لئے چھوٹے پیمانے کے سانچے بھی تیار کرائے تھے جن کے سکے موجود ہیں۔ مگر ان کی موجودگی کے باوجود اکثر اوقات نثار کے مضروب کرنے کیلئے بڑے ہی سانچوں سے کام لیا جاتا تھا۔ چنانچہ واجد علیشاہ کے زمانہ میں ۱۲۶۹ھ میں چاندی کا چہارم حصہ

دونوں قسم کے سانچوں پر مضروب ہوا ہے۔ غازی الدین حیدر نے جلوس کے پہلے سال ۱۲۳۵ھ میں چاندی کے جو نثار (ہشتم و شانزدہم حصّہ) چھوٹے سانچوں پر مضروب کرائے تھے اُن پر علی الترتیب یہ عبارت ثبت تھی "غازی الدین حیدر شاہ زمن اور غازی الدین حیدر" لیکن یہ عبارت جلوس کے دوسرے سال سے متروک کر دی گئی۔

تانبے کے سکے فلوس کہلاتے ہیں، اُن کا وزن ۱۰۸ سے ۱۸۶ گرین تک ہوتا تھا، پہلے چار بادشاہوں نے صرف فلوس ہی کو مضروب کرایا تھا، واجد علیشاہ نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے سکوں کی تتبع کر کے انکے حصّے قرار دیئے، ڈبل فلوس نیم آنہ کے مساوی تھا اور اس کا وزن ۴۵۰ گرین ہوتا تھا۔ کمیت کے اعتبار سے فلوس کے نیم و چارم حصّے یعنی دو پائی و یک پائی بھی تیار کرائے۔ اور ۱۲۷۰ھ سے ان کا رواج ہوا تھا۔

اس موقع پر یہ بتانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سکّہ جات شاہان اودھ کے ذخائر کہاں موجود ہیں اور اُن میں سکوں کی تعداد کس قدر ہے۔ پروفیسر جیمس بروں نے سالہا سال کی کوشش سے ان سکوں کا جو ذخیرہ فراہم کیا اُس میں سکوں کی تعداد (۸۶) تک پہنچی ہے۔ اسکے بعد برٹش میوزیم کے ذخیرہ کا درجہ ہے۔ اس میں (۶۱) سکے ہیں۔ مسٹر گروبر نے اگرچہ ان کی فہرست تیار کی ہے لیکن ابھی تک اُسکی اشاعت کی نوبت نہیں آئی۔ مرحوم راجرس نے انڈین میوزیم کے سکہ جات کی جو فہرست ۱۸۹۵ء میں مرتب کی تھی اُس کی جلد دوم میں اودھ کے تین سکوں کا ذکر ہے۔ ڈاکٹر وائیٹ کنگ نے جو ذخیرہ سینٹ پیٹرزبرگ کے ہیرمٹ میوزیم کو دیا ہے اُس میں بھی تین سکے ہیں۔ مسٹر والن ٹائن نے ہندستان کے تانبے کے سکوں کے متعلق جو کتاب لکھی ہے اُس میں اودھ کے (۲۶) تانبے کے سکوں کی تفصیل ہے۔ اُن میں سے (۱۵) سکے برٹش میوزیم کے ہیں، بقیہ تعداد مصنف کے ذاتی ذخیرہ میں محفوظ ہے۔

ذیل میں ہم دو جدول درج کرتے ہیں جن سے یہ ظاہر ہوگا کہ باعتبار معدن کے ہر ذخیرے میں سونے چاندی تانبے کے سکے کسقدر ہیں اور اُن میں ہر بادشاہ کے سکوں کا شمار کیا ہے۔

جدول اوّل

	سونا	چاندی	تانبا	جملہ
برٹش میوزیم	۱۷	۳۰	۱۵	۶۲
انڈین میوزیم	۱	۲	۰	۳
پروفیسر جیمس برون	۳	۵۸	۲۵	۸۶
ڈاکٹر وائیٹ کنگ	۲	۱	۰	۳
مسٹر والن ٹائن	۰	۰	۱۱	۱۱
میزان کل	۲۳	۹۱	۵۱	۱۶۵

جدول ثانی

	سونا	چاندی	تانبا	جملہ
غازی الدین حیدر	۷	۱۵	۱۰	۳۲
نصیر الدین حیدر	۳	۲۷	۱۲	۴۰
محمد علی شاہ	۲	۱۳	۳	۱۸
امجد علی شاہ	۲	۱۴	۵	۲۱
واجد علی شاہ	۹	۲۲	۲۱	۵۲
میزان کل	۲۳	۹۱	۵۱	۱۶۵

سکہ جات

غازی الدین حیدر

نمبر ۱- مہر - ۱۶۵ گرین، ۱۲۳۴ھ سنہ ۲۶ ج

روپیہ ۱۷۲ گرین، ۱۲۳۴ھ سنہ ۲۶ ج

فلوس ۱۸۷ - ۱۶۹ گرین، ۱۲۳۴ھ سنہ ۲۶ ج

باوالمحمد
شاہ
حامی دین شاہ عالم
نصل
سایہ کشور ۱۲۳۴
بر ہفت
سکہ زد

(معرکہ اودھ) دو مچھلیاں بصورت حلقہ جنکے بیچ میں سنہ ۲۶ مچھلیوں کے اوپر کٹار۔ اس کے اوپر تاج۔ تاج کے دونوں جانب دو شیر، پھریروں کو تھامے ہوئے معرکہ کے اوپر، دارالامارت لکھنؤ میمنت، سیدھی جانب دجلوس، بائیں جانب دمانوس، نیچے دضرب صوبہ اودھ۔

نمبر۲ - مہر - ۱۶۵ گرین، سنہ ۱۲۳۴ھ سنہ ۵ ج

روپیہ - ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴ گرین، سنہ ۱۲۳۴ھ سنہ ۵ ج - سنہ ۱۲۳۵ھ سنہ ۱ ج

فلوس - ۱۸۴ - ۱۸۶ گرین، سنہ ۱۲۳۴ھ سنہ ۵ ج - سنہ ۱۲۳۵ھ سنہ ۱ ج

از فضل ذوالمنن

رب

غازی الدین حیدر عا

لے

نسب ۱۲۳۴ھ شاہ زمن

سکہ

زد بر سیم و زر

رُخ ثانی کا معرکہ اور عبارت نمبر (۱) کے مانند ہے،

نمبر۳ - مہر - ۱۶۵ - ۱۶۶ گرین، سنہ ۱۲۳۶ھ سنہ ۲ ج - سنہ ۱۲۳۷ھ سنہ ۳ ج - سنہ ۱۲۳۸ھ سنہ ۴ ج - سنہ ۱۲۳۹ھ سنہ ۵ ج
سنہ ۱۲۴۱ھ سنہ ۷ ج

روپیہ - ۱۷۰ - ۱۷۳ گرین، سنہ ۱۲۳۶ھ سنہ ۲ ج - سنہ ۱۲۳۷ھ سنہ ۳ ج - سنہ ۱۲۳۸ھ سنہ ۴ ج - سنہ ۱۲۳۹ھ سنہ ۵ ج
سنہ ۱۲۴۱ھ سنہ ۷ ج - سنہ ۱۲۴۲ھ سنہ ۸ ج

فلوس - ۱۸۱ - ۱۸۵ گرین، سنہ ۱۲۳۶ھ سنہ ۲ ج - سنہ ۱۲۳×ھ سنہ ۳ ج - سنہ ۱۲۳×ھ سنہ ۴ ج

رُخ اول و ثانی مانند نمبر۲۔ رُخ دوم کی عبارت میں فرق صرف اسقدر ہے کہ اسمیں دارالامارت لکھنؤ سنہ احد کے عوض "دارالسلطنت" اور "سنہ" لکھا ہوا ہے۔

نمبر۴ - ⅛ روپیہ (دو آنہ) ۲۱ گرین سنہ ۱۲۳۵ھ سنہ ۱ ج

۱۲۳۵
حیدر
غازی الدین
شاہ
زمن

معرکہ اور دوم مانند نمبر (۱) اور بیچ میں "سنہ احد"

نمبر۵ - ۱/۱۶ روپیہ (ایک آنہ) ۱۰ گرین سنہ ۱۲۳۵ھ سنہ ۱ ج

حیدر
غازی الدین
سنہ ۱۲۳۵

رُخ دوم مانند نمبر۴۔

نصیر الدین حیدر

نمبر۱ مہر - ۱۶۵ گرین، ۱۲۴۳ھ سنہ ۱ ج
روپیہ، ۱۷۱ گرین، ۱۲۴۳ھ سنہ ۱ ج - ۱۲۴۴ھ سنہ ۲ ج

½ روپیہ - ۸۵ گرین، ۱۲۴۴ھ سنہ ۳ ج
فلوس، ۱۷۷-۱۸۱ گرین، ۱۲۴۳ھ سنہ ۱ ج - ۱۲۴۴ھ سنہ ۱ ج - ۱۲۴۴ھ سنہ ۲ ج

الہ جاہ
سلیمان
مرتبہ شاہ جہاں
سپہر
۱۲۴۳
زدہ زطلعت
برمہر سکۂ شاہی

معرکہ اودہ جیسا کہ غازی الدین حیدر کے
سکوں پر ہے اُس کے اوپر دارالسلطنت
لکھنؤ میمنت" سیدھے جانب "جلوس"
بائیں جانب "مانوس" نیچے ضرب صوبہ
اودہ" بیچ میں "سنہ احد"

نمبر۲ - روپیہ، ۱۷۰-۱۷۲ گرین، ۱۲۴۶ھ سنہ ۳ ج - ۱۲۴۷ھ سنہ ۴ ج - ۱۲۴۷ھ سنہ ۵ ج - ۱۲۴۸ھ سنہ ۶ ج - ۱۲۴۹ھ سنہ ۶ ج -

½ روپیہ (ہشت آنہ) ۸۴-۸۶ گرین، ۱۲۴۶ھ سنہ ۳ ج - ۱۲۴۸ھ سنہ ۵ ج - روپیہ کے ہم پیمانہ سانچے پر،

¼ روپیہ، (چار آنہ) ۴۱-۴۲ گرین، ۱۲۴۷ھ سنہ ۵ ج چھوٹے پیمانہ کے سانچہ پر
۱۲۴۸ھ سنہ ۵ ج - ۱۲۴۸ھ سنہ ۶ ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر

⅛ روپیہ (دو آنہ) ۲۱ گرین، ۱۲۴[illegible]ھ سنہ ۳ ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچے پر

فلوس، ۱۷۹-۱۸۶ گرین، ۱۲۴۵ھ سنہ ۳ ج - ۱۲۴۶ھ سنہ ۳ ج - ۱۲۴۶ھ سنہ ۴ ج - ۱۲۴۸ھ سنہ ۵ ج - ۱۲۴۹ھ سنہ ۵ ج -

بادشاہ
حیدر
مہدی نصیر الدین
ازفضل حق ظل الہٰ
سکّہ
زد بر سیم وزر

قسم دوم، مانند نمبر۱ - فرق صرف اسقدر ہے کہ اس میں سکہ لکھا ہوا ہے -

نمبر۳ روپیہ، ۱۷۰-۱۷۲ گرین، ۱۲۴۹ھ سنہ ۶ ج - ۱۲۵۰ھ سنہ ۶ ج - ۱۲۵۰ھ سنہ ۷ ج - ۱۲۵۱ھ سنہ ۷ ج - ۱۲۵۲ھ سنہ ۹ ج - ۱۲۵۳ھ سنہ ۱۰ ج -

$\frac{1}{2}$ روپیہ (ہشت آنہ) ۸۶ گرین، ۱۲۵۵ھ سنہ ۶ ج۔ روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر
$\frac{1}{4}$ روپیہ (چہار آنہ) ۴۲ گرین، ۱۲۵۰ھ سنہ × ج۔ سنہ ۹ ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر
$\frac{1}{8}$ روپیہ (دو آنہ) ۲۰ گرین، ۱۲۵۱ھ سنہ × ج۔ روپیہ کے ہم پیمانہ سانچے پر
$\frac{1}{16}$ روپیہ (ایک آنہ) ۱۰ گرین، ۱۲۵۲ھ سنہ × ج۔ روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر
فلوس، ۱۸۴-۱۰۷ گرین، ۱۲۴۹ھ سنہ ۶ ج۔ ۱۲۵۰ھ سنہ ۶ ج

رخ اوّل مانند نمبر (۲) رخ دوم پر حسب ذیل معرکہ، دو شیر پھریروں کو تھامے ہوئے۔ نیچے دو مچھلیاں جن کے بیچ میں تاج، تاج کے اوپر چھتر شاہی، معرکہ کے اطراف حلقہ میں یہ عبارت "سنہ جلوس میمنت مانوس ضرب صوبہ اودہ دار السلطنت لکھنؤ"

محمد علیشاہ

نمبر ۱ مہر، ۱۶۵ گرین، ۱۲۵۳ھ سنہ ۱ ج۔ ۱۲۵۵ھ سنہ ۳ ج
روپیہ، ۱۷۱-۱۷۲ گرین، ۱۲۵۳ھ سنہ ۱ ج۔ ۱۲۵۴ھ سنہ ۱ ج۔ ۱۲۵۴ھ سنہ ۲ ج۔ ۱۲۵۵ھ سنہ ۲ ج۔ ۱۲۵۵ھ سنہ ۳ ج۔ ۱۲۵۶ھ سنہ ۴ ج
$\frac{1}{4}$ روپیہ، چار آنہ، ۴۱ گرین، ۱۲۵۴ھ سنہ × ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر
$\frac{1}{8}$ روپیہ، دو آنہ، ۲۰ گرین، ۱۲۵۴ھ سنہ × ج۔ ۱۲۵۵ھ سنہ × ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر
فلوس، ۱۷۶-۱۸۵ گرین، ۱۲۵۳ھ سنہ ۱ ج۔ ۱۲۵۴ھ سنہ ۱ ج۔ ۱۲۵۵ھ سنہ ۳ ج

زمان	(معرکہ اودہ) بیچ میں ایک مچھلی، اس کے دونوں جانب دو
شاہ	عورتیں ہاتھوں میں تاج کو پکڑے ہوتے معرکہ کے
در جہاں محمد علی باد	اطراف حلقہ میں حسب ذیل عبارت،
سکہ زد	"سنہ احد جلوس میمنت مانوس ضرب صوبہ اودہ بیت
بجود و کرم	السلطنت لکھنؤ"

نمبر ۲ روپیہ، ۱۷۱-۱۷۲ گرین، ۱۲۵۶ھ سنہ ۴ ج۔ ۱۲۵۷ھ سنہ ۵ ج۔ ۱۲۵۸ھ سنہ ۵ ج
$\frac{1}{8}$ روپیہ، دو آنہ، ۲۱ گرین، ۱۲۵۶ھ سنہ × ج روپیہ ہم پیمانہ سانچہ پر،
رخ اوّل و دوم مانند نمبر (۱) معرکہ کے اطراف حسب ذیل عبارت "سنہ ۴ جلوس میمنت مانوس، ضرب ملک اودہ بیت السلطنت لکھنؤ"

امجد علیشاہ

نمبر ۱ مہر، ۱۶۵ گرین، ۱۲۵۹ھ سنہ ۲ ج۔ ۱۲۶۰ھ سنہ ۳ ج
روپیہ، ۱۶۹-۱۷۲ گرین، ۱۲۵۸ھ سنہ ۱ ج۔ ۱۲۵۹ھ سنہ ۱ ج۔ ۱۲۵۹ھ سنہ ۲ ج۔ ۱۲۶۰ھ سنہ ۲ ج۔ ۱۲۶۱ھ سنہ ۳ ج۔ ۱۲۶۱ھ سنہ ۴ ج۔ ۱۲۶۲ھ سنہ ۴ ج۔ ۱۲۶۳ھ سنہ ۵ ج۔ ۱۲۶۳ھ سنہ ۵ ج۔
$\frac{1}{2}$ روپیہ ہشت آنہ ۸۵-۸۹ گرین، ۱۲۵۹ھ سنہ ۲ ج۔ ۱۲۶۰ھ سنہ ۳ ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر
$\frac{1}{4}$ روپیہ، چہار آنہ، ۴۲ گرین، ۱۲۵۹ھ سنہ × ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر
$\frac{1}{8}$ روپیہ، دو آنہ، ۲۰ گرین، ۱۲۶۱ھ سنہ × ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر
$\frac{1}{16}$ روپیہ، ایک آنہ، ۱۰ گرین، سنہ ×ھ سنہ × ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر

فلوس، ۱۷۸-۲۰۳ گرین، سنہ ۱۲۵۸ھ سنہ ۱ ج۔ سنہ ۱۲۵۹ھ سنہ × ج۔ سنہ ۱۲۶۰ھ سنہ ۳ ج۔ سنہ ۱۲۶۱ھ سنہ × ج۔

شاہ زمن عالم پناہ
علی
بتائید الہ ظل حق امجد
۱۲۵۹
درجہاں زد سکہ ما

(معرکہ اودھ) مچھلی پر تاج - تاج پر چھتر شاہی۔ ان کے اطراف دو ہلال نما شمشیر، معرکہ کے اطراف حسب ذیل عبارت، سنہ ۲ جلوس میمنت مانوس ضرب ملک اودھ بیت السلطنت لکھنؤ۔

واجد علیشاہ

نمبر ۱ مہر، ۱۶۵ گرین، سنہ ۱۲۶۶ھ سنہ ۳ ج۔ سنہ ۱۲۶۷ھ سنہ ۴ ج۔ ½ مہر، ۸۰ گرین، سنہ ۱۲۶۵ھ سنہ ۲ ج۔ مہر کے ہم پیمانہ سانچہ پر،

روپیہ، ۱۷۱-۱۷۳ گرین، سنہ ۱۲۶۳ھ سنہ ۱ ج۔ سنہ ۱۲۶۴ھ سنہ ۱ ج۔ سنہ ۱۲۶۵ھ سنہ ۲ ج۔ سنہ ۱۲۶۵ھ سنہ ۳ ج۔ سنہ ۱۲۶۶ھ سنہ ۳ ج۔ سنہ ۱۲۶۶ھ سنہ ۴ ج۔ سنہ ۱۲۶۷ھ سنہ ۴ ج۔

½ روپیہ ۸۵ گرین، سنہ ۱۲۶۵ھ سنہ ۲ ج، چھوٹے پیمانے کے سانچہ پر،

¼ روپیہ، چار آنہ، ۴۳ گرین، سنہ ۱۲۶۵ھ سنہ × ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر،

⅛ روپیہ، دو آنہ، ۲۱ گرین، سنہ ۱۲۶۵ھ سنہ ۲ ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر،

فلوس، ۱۸۲-۱۸۵ گرین، سنہ ۱۲۶۳ھ سنہ ۱ ج۔ سنہ × سنہ ۲ ج۔ سنہ ۱۲۶۷ھ سنہ ۴ ج

سلطان عالم پادشاہ
علی
تائید الہ ظل حق واجد
۱۲۶۶
تفضل
سکہ زد بر سیم و زر از

(معرکہ اودھ) دو بنت البحر (دریائی پریاں) ہاتھوں میں مورچھل اور پھریرے لئے ہوئے، انکے بیچ میں دو شمشیر بصورت چلیپا، ان کے اوپر سپھر، سپھر کے اوپر تاج، تاج کے اوپر چھتر شاہی، چھتر کے اوپر طوطا، اطراف حسب ذیل عبارت، سنہ ۲ جلوس میمنت مانوس ضرب ملک اودھ بیت السلطنت لکھنؤ۔

نمبر ۲ روپیہ، ۱۷۰ گرین، سنہ ۱۲۶۸ھ سنہ ۵ ج۔

رخ اول کی عبارت اور رخ دوم کا معرکہ نمبر (۱) کے مانند، معرکہ کے اطراف حسب ذیل عبارت۔ سنہ ۵ جلوس میمنت مانوس ضرب ملک اودھ اختر نگر

نمبر ۳، مہر، ۱۶۳-۱۶۷ گرین، سنہ ۱۲۷۰ھ سنہ ۸ ج۔ سنہ ۱۲۷۲ھ سنہ ۹ ج۔ سنہ ۱۲۷۳ھ سنہ ۱۰ ج

¼ مہر، ۴۱ گرین، سنہ ۱۲۶۹ھ سنہ ۷ ج۔ سنہ ۱۲۶۸ھ سنہ × ج چھوٹے پیمانہ کے سانچہ پر، ۱/۱۶ مہر، ۱۱ گرین، سنہ ۱۲۷۰ھ سنہ × ج۔

روپیہ، ۱۶۹-۱۷۱ گرین، سنہ ۱۲۶۷ھ سنہ ۵ ج۔ سنہ ۱۲۶۸ھ سنہ ۵ ج۔ سنہ ۱۲۶۸ھ سنہ ۶ ج۔ سنہ ۱۲۶۹ھ سنہ ۶ ج۔ سنہ ۱۲۷۰ھ سنہ × ج۔ سنہ ۱۲۷۰ھ سنہ ۸ ج۔ سنہ ۱۲۷۱ھ سنہ ۸ ج۔ سنہ ۱۲۷۱ھ سنہ ۹ ج۔ سنہ ۱۲۷۲ھ سنہ ۹ ج۔ سنہ ۱۲۷۳ھ سنہ ۱۰ ج۔

½ روپیہ ہشت آنہ، ۸۵ گرین، سنہ ۱۲۶۹ھ سنہ ۶ ج۔ سنہ ۱۲۷۱ھ سنہ ۹ ج۔

¼ روپیہ، چار آنہ، ۴۲ گرین، سنہ ۱۲۶۹ھ سنہ × ج۔ سنہ ۱۲۷×ھ سنہ × ج روپیہ کے ہم پیمانہ سانچہ پر،

⅛ روپیہ، دو آنہ، ۲۱ گرین، سنہ ۱۲۶۹ھ سنہ ۶ ج چھوٹے پیمانہ کے سانچہ پر

۱/۱۶ روپیہ، ایک آنہ، ۱۰ گرین، سنہ ۱۲۷۰ھ سنہ ۸ ج۔ سنہ ۱۲۷۲ھ سنہ ۹ ج چھوٹے پیمانہ کے سانچہ پر،

ڈبل فلوس، ۳۶۴ گرین، سنہ ۱۲۷۰ھ سنہ ۸ ج — فلوس، ۱۸۱-۱۸۵ گرین، سنہ ۱۲۶۷ھ سنہ ۵ ج۔ سنہ ۱۲۷۰ھ سنہ ۸ ج۔

½ فلوس، ۹۱ گرین، سنہ ۱۲۷۱ھ سنہ ۸ ج — ¼ فلوس، ۴۷ گرین، سنہ ۱۲۷۰ھ سنہ ۸ ج۔ سنہ ۱۲۷۰ھ سنہ ۸ ج۔

رخ اول کی عبارت اور رخ دوم کا معرکہ نمبر ۱ کے مانند، معرکہ کے اطراف حسب ذیل عبارت۔ سنہ ۸ جلوس میمنت مانوس ضرب بیت السلطنت لکھنؤ ملک اودھ اختر نگر۔

یہ رسالہ جنوری ۱۹۱۳ء سے خدائے سخن میرؔ اور فخر المتاخرین مرزا نوشہ غالبؔ کے اصلی وطن، اکبرآباد (آگرہ) سے جاری ہوا ہے اور اس بات کی کوشش کر رہا ہے کہ اردو جس ناز و نیاز کے خطے اور محبت آمیز سواد میں پیدا ہوئی اور پل کے بڑی ہوئی اسی سواد کو پھر لیلائے اردو کی دلفریب محل بنا دے۔ نقاد کی نسبت چند مقتدر رائیں ذیل میں درج کیجاتی ہیں۔

علامۂ زمان مولینا محمد عبد الحلیم شرر ایڈیٹر دلگداز کی رائے

"یہ اردو رسالہ ایسی آب و تاب اور ایسی خوبی و رعنائی کے ساتھ نکل رہا ہے کہ اسے دیکھ کے جی چاہتا ہے ہماری زبان اردو بھی ایسی ہی ترقی یافتہ اور دلفریب ہوتی جیسا یہ اس کا رسالہ ہے، اردو دانان پبلک کا فرض ہے کہ اس کی قدر کرے۔"

مولینا ابو الکلام آزاد ایڈیٹر الہلال کی رائے

"میں سمجھتا ہوں کہ یہ پرچہ مقبول ہوگا، اگرچہ فی الحقیقت عہد اسلامی کے [illegible] شعر کی ترقی اور نشو و نما میں بھی ایک خاص امتیاز رکھنے والا، میرؔ و غالبؔ کا مولد ہے ضرور ہے کہ نقاد کی پیدائش اور نشو و نما کے لئے بھی اچھا وطن ثابت ہو۔"

مولینا خواجہ حسن نظامی ایڈیٹر توحید کی رائے

"امید ہے کہ [illegible] سکوں کی قدر کی طرح نقاد کا سکہ ادب اردو میں [illegible]"

مولینا [illegible] بجنوری کا تار [illegible]

[illegible]